یہ کتاب خاص حضرات شیعہ کیواسطے چھاپی گئی ہی لہذا اہل سنت و جماعت نہ دیکھیں اور نہ خریدیں

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

الحمد لله المتعال که درین ایام میمنت اشتمال بجواب کتاب آیات بینات
مصنفه مهدی علیخان جناب جلد ثانی دافع التحریفات و قامع التلبیسات ملقب به

از رشحات قلم هدایت شیم یکی از حامیان ملت سید المتکلمین قامع الضالین
قاطع اعناق الجاحدین دام الله ظله افضاله بالنبی و آله المعصومین

در مطبع نامی مظهر العلوم محله بسعی شیخ حسین مطبوع گردید
خورشید رقم
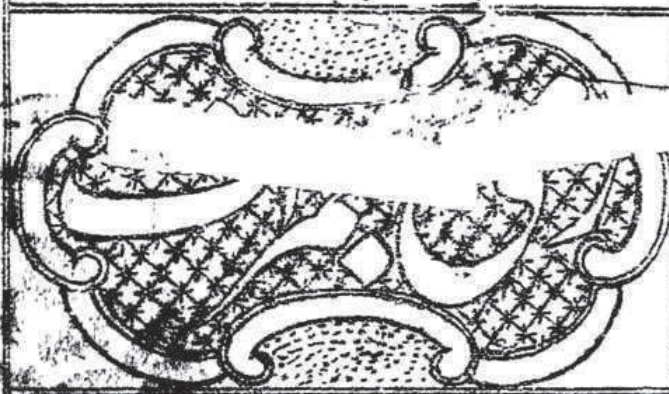
مدعی ہین اور ہم لا نسلم کہتی ہین اور ردود وہزار سندین منع کی امثال الفین سی لاتی ہین اور آپ سی
اپنی دعوی پر آجتک ایک دلیل بھی قایم نہوسکی کہ جسکا صغری اور کبری درست اوترجاتا قولہ بعض
علماء امامیہ نی اسطرحپر جواب دیا ہے اقول آپکے جد فاسد کے بڑے بہائی شیخ ابن ابی الحدید
تو اس جواب کو جواب عمر قہار دہ بہر فرماتی ہین اور آپ جواب امامیہ کہتی ہین نہایت ناخلفی کرتی ہین
کہ اپنی بزرگونکو جھٹلاتی ہین قولہ توبیخ عثمان ہی اقول شرح ابن ابی الحدید مین مذمت وتنقیص
وتعریض عثمان ہی اور آپ کے جد فاسد الافسد نی تعریض کے ساتھ توبیخ بھی بڑہادی اور
آپنی بفرض فاسد اسکی کہ توبیخ مرضی کی کیا ہوسکتی ہی تعریض نکالکر فقط لفظ توبیخ رکھلیا حالانکہ
ابن ابی الحدید کی شرح مین تحت مقولہ جارودیہ انہ کلام قالہ فی ایام عثمان ہی قولہ حصول مطلب
کیلیی کافی تھا اقول یہ دعوی بی دلیل ہی جس بات کو جناب امیر علیہ السلام کافی نہ سمجھین اوسکو
کافی سمجھنی والا اسرار کسی لقب مستکرہ کا ہوسکتا ہی قولہ اس جھوٹھ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل
تھا اقول المرء یقیس علی نفسہ پیروان کاذب وغادر وخاین سبکو اپنا ہی سا سمجھتی ہین ترجمہ الفاظ مین
جہنی بیان کیا گویا حضرت کلام امیر علیہ السلام مین جھوٹھ نہین ہی مگر شاہ جی ایسی جھوٹھی دن جھوٹھ
اتہم کہتی ہین پہر اوسکا اور تمہاری جھوٹھ کہنی سی کیا ہوتا ہی قولہ سیرت شیخین کی حضرت امیر ع کے
نزدیک پسندیدہ الی قولہ تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اقول اگر سیرت کسی کافر کی
یا بعض افعال نفاقی کسی منافق کی قابل پسند ہوی تو اس سی ثبوت خلافت حقہ جو منصوص من اللہ
والرسول ہو ہرگز نہین ہوسکتی ہی بلکہ ثبوت ایمان بھی نہین ہوسکتا ہی فضلا عن الخلافہ اور ثبوت
خلافت اور حسن سیرت مین تلازم کسی دلیل سی ثابت کرنا ضرور رہے ورنہ دعوای باطل سی کیا
حاصل ہی قولہ توبیخ کرنیکی کیا معنی ہین اقول وہی معنی ہین جو رحمہ اللہ علی النباش الاول کی معنی ہین یعنی
ظالم بہ نسبت اظلم کے اور کافر بہ نسبت اکفر کے بہت غنیمت ہے قولہ ہرگز حضرت کا عبارت مین کوئی
نہین ہی لاصراحتا ولا اشارتا اقول عقلا صراحت کنایہ سے کنایہ کو [illegible] سمجھین
جیسا خداوند تعالی نی عائشہ وحفصہ پر غضبناک ہو کر فرمایا کہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ

ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات الایۃ یعنی اگر پیغمبر تمہارا تمکو طلاق دیں تو قریب ہی کہ تمہارے بدلے پروردگار اونکا اونکو تمسے بہتر ازواج دی کہ وہ مسلمات اور مومنات اور صاحب ایسی ایسی صفات کی ہونگی تو اس طرز بیان سے عقلا سمجھ گئی کہ عائشہ و حفصہ نہ مسلمات و مومنات ہی تھین نہ صاحب دیگر صفات تم ایسی احمق نہ سمجھین تو ہم کیا کرین اگر تمکو اور تمہاری جد فاسد کو علم فصاحت و بلاغت مین کچھہ دخل ہوتا تو ہرگز نفی صراحۃً و اشارۃً نہ کرتے قولہ یہ عبارت خطبہ ہائی کوفہ مین حضرت امیر ع نے ارشاد فرمائی اقول جارود یہ جو عجیب باین جواب ہین وہ تو کہتے ہین کہ قالہ فی ایام عثمان اور آپ کے بساطی صاحب کی بساط مین نکلا کہ کوفہ مین فرمایا تھا اگر یہی صحیح ہی تو کیا حرج ہی تعریض مردہ ادسکی ہو خواہ ہونیکی تو بیخ ہی قولہ اوسوقت عثمان کہان اور فتنہ و فساد کہان اقول آپ کو نہین معلوم عثمان اپنی مقرہین اور فتنہ و فساد از شام تا کوفہ تھا جیسا کہ حکم ثلثہ ہو گئی تھی قولہ تو صراحۃً کیون نہ فرماتی اقول اگر الکنایۃ ابلغ من التصریح نہوتا تو صراحۃً ہی فرماتے قولہ لوگونکی مخالفت کا ڈر تھا اقول مخالفت مخالفین کا ڈر کہنا کمال حماقت شاہ صاحب کی اور آپ کی ہی جبکہ جدال و قتال قائم ہوا اونکی مخالفت کا ڈر کیسا باقی رہا احتمال اونکی مخالفت کا جو بظاہر موافق تھے پس یہ کلام بنظر اوسکے فرمایا تا لوگ جانین کہ ثالث ثلثہ بہ نسبت ثانی اثنین یا اول اثنین کے افسق و اظلم تھا اسلیئے کہ وہ دونو ظالم و غاصب و خائن و غادر و فاسق و فاجر بظاہر متلبس بلباس زہد و تقوی و عفت شعاری تھی اور انکی تو نکی آڑ کے خنکاری تھی اور یہ تیسری حرام خوری اور حرام کاری و بدکرداری اور مردم آزاری مین بیحیا اور بیغیرت اور بیحجاب تر از فواحش بازاری تھی اور غرض آنحضرت کی یہ تھی کہ اہل شام مشئوم نافرجام جو طالب خون ایک فاسق و فاجر بد انجام کے ہین نہایت گمراہی و بیدینی مین ہین ہرگز اونکے شریک ہونا چاہیے اور اونکی طرف نہ جانا چاہیے لیکن باوجود اس وعظ و پند کے سگان جیفۂ دنیا ہر روز کچھہ نہ کچھہ معاویہ غاویہ کیطرف چلی جاتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ سولہ قبیلہ قریش سے کل دو قبیلہ حضرت کیطرف رہگئی اور تیرہ معاویہ سے جا ملے اور ہماری اس بیان سے ثابت ہوگیا کہ عدم ذکر نام عثمان بخوف مخالفت نہ تھا بلکہ بلحاظ بلاغت تھا